شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

عید لے کر آئی ہے جامِ فراق

ماہِ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو جمعۃ الوداع کہتے ہیں کہ یہ دن ماہِ صیّام سے جدائی کا پیغام دیتا ہے۔اس ماہ مقدس سے جدائی کا پیغام' جس میں زندگی کو ایک قرینہ ملا۔اسی ماہِ مبارک میں ہدایت کا دھارا ابھرا ،صداقت کا تارا چمکا۔افسوس!وہ ماہِ مبارک جو سعادت کا نشاں بن کے آیا تھا جس کی جدائی میں اہل دل' سال بھر اشک فشاں رہے اور جس کی آمد پر مے خانۂ رحمتِ ساقی کے دروازے کھل گئے تھے۔روزہ دار،نوریزداں سے اپنی تمناؤں کی جھولیاں بھر رہے تھے۔ اذانِ سحر سے روح مسرور ہوئی جاتی تھی۔نیک کاموں کے جذبے کی کشش لوگوں کو کشاں کشاں' مساجد کی طرف لیے چلی آ رہی تھی۔عبادت گاہیں پر رونق تھیں۔قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ کی حلاوت کے زمزمے جاری وساری تھے۔آج وہ ماہِ مبارک ہم سے جدا ہو رہا ہے۔جس کی آمد پر ملتِ بیضا جاگ اُٹھی تھی۔سوتے ہوؤں کو اللہ کی رحمت کے سہارے مل گئے تھے۔قرآن کے عامل اور ایمان کے حامل' شب بیداری سے حیاتِ نو پا رہے تھے۔حکم خدا اور منشائے رسالت ﷺ کے مطابق اہل عقل و دانش،دولتِ عقبیٰ لوٹ رہے تھے۔

وہ ماہِ مبارک کہ شعبان میں جس کا شوقِ دیدار تھا۔آج اُس کا یومِ فراق ہے۔اب وہ ابر کرم رخ بدل رہا ہے۔جس سے آٹھوں پہر رحمت برستی تھی۔افسوس!اب پھر وہی تاریکی،وہی سکوت اور وہی دورِ خوابیدہ واپس آ رہا ہے۔جس سے یہ رب سے ملاقات کے دروازے بند ہو جائیں گے۔

اے ماہِ رمضان! اللہ کے مہمان!الوداع!کہ تیرے سینے میں اک شبِ پر بہار تھی' جس سے فردِ گناہ دُھل رہی تھی۔تیرے دامن میں رحمتیں، برکتیں اور راحتیں بھری ہوئی تھیں۔اب جبکہ ایک برس کے بعد تو آئے گا۔ہم میں سے کتنوں کو نہ پائے گا۔

افسوس!عید تم سے علیحدگی کا پیغام لے کے آئی ہے۔یہ مناجات'رب سے ملاقات کے دن،تسبیح وتہلیل کی راتیں 'ہاتھ سے نکلی جا رہی ہیں۔تذکّرِ حق اور تفکّرِ قرآن کے دن لُٹے جا رہے ہیں۔اک تقریب گہر باری اور جشنِ شریعت تھا۔اہل یقین کی جبینیں جلووں سے منور تھیں۔رب کے ہاتھوں سے انعام لینے کا وقت تھا۔ابرِ رحمت گہر بار تھا۔ہرطرف فضلِ رحمٰن کی بارش جاری تھی کہ یکا یک جدائی کا پیغام آ گیا:

چھا گئی افسوس! پھر شامِ فراق　　آ گیا گردوں سے پیغام فراق
عید لے کر آئی ہے جامِ فراق　　کس طرح کاٹیں گے ایام فراق

الوادع! اے ماہِ رمضاں! الوداع
مومنوں کے دین وایماں! الوداع